عجب و کبر کا علاج

عجب: اپنی نظر میں اپنے آپ کو اچھا سمجھنا ہے۔

کبر: اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا اور حق بات کو قبول نہ کرنا۔ اگر کوئی شخص اپنے کو بڑا نہیں سمجھتا اور دوسروں کو حقیر نہیں سمجھتا اور حق بات کو قبول کرتا ہے تو یہ دولت اور سلطنت اور شاندار لباس کے باوجود تکبر میں مبتلا نہیں۔

حضرت حکیم الامّت مولانا تھانوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد کمالات اشرفیہ میں ہے کہ بندہ جس وقت اپنے کو اچھا سمجھتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں بُرا اور حقیر ہوتا ہے اور جب اپنی نظر میں حقیر اور بُرا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھلا اور اچھا ہوتا ہے۔ عجب اور کبر کی بیماری بے وقوف اور بے عقل لوگوں کو ہوتی ہے۔ ایک لڑکی کو رخصتی کے وقت اس کی سہیلیوں نے خوب زیور اور اچھے کپڑوں سے سجا کر کہا بہن تم کو مبارک ہو کہ بہت اچھی معلوم ہو رہی ہو وہ رونے لگی کہ نہ معلوم شوہر کی نظر میں ہمارا یہ حسن قبول ہو گا یا نہیں میرے حسن کا فیصلہ شوہر کے ہاتھ میں ہے تمہارے ہاتھ میں نہیں، گذارا تو شوہر کے ساتھ ہے اسی کی نظر کا فیصلہ اصل فیصلہ ہے۔ اس لڑکی سے بھی اس کی عقل خراب ہے جو اپنے مالک کے فیصلے سے قبل دنیا میں خود کو اچھا سمجھ رہا ہے اور چند انسانوں کی تعریف سے بے وقوف ہو گیا جبکہ قیامت کے دن کا فیصلہ باقی ہے جو اصل فیصلہ ہو گا اس سے قبل اپنے کو اچھا اور بڑا سمجھنا انتہائی بے عقلی اور بے وقوفی ہے۔ سیّد سلیمان ندوی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ شعر کہا ہے۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے ❖ وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

جو شخص لوگوں کی تعریف سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنے گھوڑے کی رات دن کی شرارتوں سے تنگ آکر دلال کو فروخت کرنے کے لیے دیا۔ دلال نے بازار میں اس گھوڑے کی خوب جھوٹی تعریفیں لوگوں کے سامنے سنانی شروع کیں اس بے وقوف نے کہا کہ جب اس میں یہ خوبیاں ہیں تو ہم نہیں فروخت کرتے۔ تمام عمر اس گھوڑے کی خباثت اور شرارت کا تجربہ بھول گیا۔ اسی طرح جو شخص اپنے نفس کی شرارتوں اور معاصی سے واقف ہے کسی کی تعریف سے اس کا اپنے نالائق نفس کو لائق سمجھنا نہایت درجے کا گدھا پن اور حماقت ہے۔

عجب اور کبر کی بیماری سے انسان حق تعالیٰ کی شانِ رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اپنی ہر صفت کو یعنی علم اور دولت اور حسن و جمال یا صحت کو حق تعالیٰ شانہ کا عطیہ سمجھنا چاہیے اور اس کو اپنی ذاتی صفت سمجھ کر اس پر نظر کرنا ایسا ہے جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب کے سامنے ایک آئینہ نکال کر اپنی ہی آنکھ ناک دیکھ رہا ہو تو ایسے عاشق کو اس کا محبوب دھکّے دے کر نکال باہر کریگا۔

عجب اور کبر کا مرض دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کرتا ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ :-

جو اپنے کو مٹائے اور تواضع اختیار کرے تو حق تعالیٰ اس کو عزت اور بلندی عطا فرماتے ہیں۔ پس یہ اپنی نظر میں حقیر ہوتا ہے مگر مخلوق کی نظر میں باعزت اور کبیر ہوتا ہے اور جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل فرماتے ہیں پس وہ لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اور اپنی نظر میں بڑا ہوتا ہے حتیٰ کہ مخلوق کی نظر میں وہ سوّر اور کتے سے بدتر ہوتا ہے۔ (بیہقی)

(از خطبات الاحکام حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ)

شائع کردہ: مجلس اشاعت الحق گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی۔

Website: www.islahibaatain.com